سوال

(59) مسجد کو ایک گروہ کے لیے خاص کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مقلد نے مسجد بنائی اور مسجد کی پیشانی پر ایک پتھر نصب کیا اور اس مسجد پر حنفیان لکھا تھا کہ اس کے طریقے کے لوگوں کا استحقاق ثابت ہوا اور اہل حدیث کا استحقاق باطل ہو۔ آیا موافق فقہ حنفی ایسا پتھر لگانا جائز و درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موافق فقہ حنفی ایسا پتھر (جس سے مسجد کو کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص کر دینا مقصود ہے) لگانا جائزہ درست نہیں ہے جب کوئی جگہ مسجد ہو جاتی ہے تو وہ جگہ بانی کی ملک سے نکل کر خالص اللہ تعالی کے لیے ہو جاتی ہے اور اس میں عامہ مسلمین کو جو خدا تعالیٰ کے بندے ہیں نماز خوانی و دیگر عبادات کا جو مساجد میں ادا کی جا سکتی ہیں یکساں و برابر حق حاصل ہو جاتا ہے اور کسی شخص کو (بانی ہو یا غیر بانی) اس بات کا کچھ بھی حق باقی نہیں رہتا کہ اُس حق حاصلہ میں کسی طرح کا مانع اور مزاحم ہو یا اس مسجد کو کسی خاص شخص یا گروہ کے لیے مخصوص اور دوسرے کو اس سے محروم کرے، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مسجد بنا کر صاف طور سے بھی کہہ دے کہ میں نے یہ مسجد صرف فلاں محلہ والوں کے لیے بنائی ہے، نہ کہ دوسروں کے لیے اور اس میں وہی لوگ نماز پڑھیں نہ کہ دوسرے لوگ، تو یہ شرط اُس کی باطل ہے اور باوجود اس شرط کے بھی دوسرے لوگ اُس مسجد میں ویسا ہی نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں، جیسا کہ اُس محلہ والے۔ اس میں دونوں یکساں و دیگر عبادات مذکورہ بالا کا یکساں و برابر حق حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی منع اور مزاحمت کا حق باقی نہیں رہتا۔

ہدایہ مع کفایہ (907/2) چھاپہ کلکتہ میں ہے:

"لان المسجد لا یکون لاحد فیہ حق المنع"

''کیوں کہ مسجد سے روکنے کا اختیار کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔'' کفایہ شرح ہدایہ (907/2) چھاپہ کلکتہ میں ہے:

"لان للعامة حق اقامة الصلاة فی المسجد"

''کیوں کہ عام لوگوں کو مسجد میں نماز قائم کرنے کا حق حاصل ہے''

فتاویٰ عالمگیری (248/2) مطبوعہ طبی بند ہوگلی میں ہے:

"فی وقف الخصاف لو بنی مسجدًا لأہل محلۃ وقال : جعلت ہذا المسجد لأہل ہذہ المحلۃ خاصۃ کان لغیر أہل تلک المحلۃ ان یصلی فیہ کذا فی الذخیرۃ"

احکام الوقف للخصاف میں ہے کہ اگر ایک محلے والوں کے لیے مسجد بنائے اور کہے : میں نے یہ مسجد صرف اس محلے والوں کے لیے بنائی ہے تو دوسرے محلے والے بھی اس میں نماز پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کتبہ : محمد عبداللہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ :124

محدث فتویٰ